پھر "گورستان بقیع" میں آدھی رات کو قدم رنجہ فرمایا اور آسودگان بقیع کے لئے دعا فرمائی ❶۔ ہر دو جگہ "اِنَّـا بِـكُـمْ لَلَاحِقُوْنَ" کا جملہ پڑھا۔ گویا ان کو مژدۂ تشریف آوری سنایا۔ پھر ایک روز مسلمانوں کو جمع فرمایا اور ارشاد کیا:۔

"مرحبا، مسلمانو! اللہ تم کو اپنی رحمت میں رکھے۔ تمہاری شکستہ دلی کو دور فرمائے، تم کو رزق دے، تمہاری مدد کرے، تم کو رفعت دے، تمہیں باامن و امان رکھے۔ میں تم کو اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اللہ ہی کو تمہارا خلیفہ بناتا ہوں۔ اور تم کو اسی سے ڈراتا ہوں۔ کیونکہ میں "نذیر مبین" ہوں۔ دیکھنا! اللہ کی بستیوں میں اور اس کے بندوں میں تکبر اور برتری کو اختیار نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور تمہیں فرمایا ہے:"

﴿ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ○ ﴾ [۲۸/القصص:۸۳]

"یہ آخرت کا گھر ہے۔ ہم ان لوگوں کو دیتے ہیں جو زمین میں برتری اور فساد کا ارادہ نہیں کرتے اور بہترین انجام تو پرہیزگاروں کے لئے ہے۔"

پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ. ﴾ [۳۹/الزمر:۶۰]

"کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم نہیں؟" ❷

آخر میں فرمایا:۔ "سلام تم سب پر اور ان سب پر جو بذریعہ اسلام میری بیعت میں داخل ہوں گے۔"

آغازِ مرض

۲۹ صفر، روز دوشنبہ تھا۔ نبی ﷺ ایک جنازہ سے واپس آرہے تھے۔ راہ ہی میں درد سر شروع ہو گیا۔ پھر تپ شدید لاحق ہوا۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جو رومال حضور ﷺ نے سر مبارک پر باندھ رکھا تھا۔ میں نے اسے ہاتھ لگایا' سینک آتا تھا۔ بدن ایسا گرم تھا کہ میرے ہاتھ کو برداشت نہ ہوئی۔ میں نے تعجب کیا۔ فرمایا: انبیاءؑ سے بڑھ کر کسی کو تکلیف نہیں ہوتی۔ اسی لئے ان کا اجر سب سے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔

بیماری میں ۱۱ یوم تک مسجد میں آکر خود نماز پڑھاتے رہے۔ بیماری کے سب دن ۱۳ یا ۱۴ تھے۔

آخری ہفتہ

آخری ہفتہ' نبی ﷺ نے طیبہ عائشہ صدیقہؓ کے گھر میں پورا فرمایا تھا۔ ❸

---

❶ صحیح بخاری و دارمی عن ابی مویہبہؓ۔ مولیٰ آنحضرت ﷺ۔ ❷ زرقانی ج ۸۔ بحوالہ واحدی بسندہ عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ۔

❸ بخاری عن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، کتاب المغازی، باب مرض النبی۔

ام المومنین عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب کبھی نبی ﷺ بیمار ہوا کرتے تو یہ دعا کرتے اور اپنے ہاتھ جسم پر پھیر لیا کرتے۔

اَذْهِب الْبَاس رَبَّ النَّاسِ وَ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيُ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُ کَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا [صحیح بخاری]

''اے نسلِ انسانی کے پالنے والے، خطر کو دور فرما دے اور صحت عطا کر۔ شفا دینے والا تو ہی ہے اور اسی شفاء کا نام شفاء ہے، جو تو عنایت کرتا ہے۔ ایسی صحت دے کہ کوئی تکلیف باقی نہ چھوڑے۔''

ان دنوں میں، میں نے یہ دعا پڑھی تھی اور نبی ﷺ کے ہاتھوں پر دم کر کے چاہا کہ جسم اطہر پر مبارک ہاتھوں کو پھیر دوں۔

آنحضرت ﷺ نے ہاتھ ہٹا لئے اور فرمایا: **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَالْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى** [1]

پانچ یوم قبل از رحلت

چہار شنبہ تھا، کہ نبی ﷺ نے مغضب [2] میں بیٹھ کر سات چاہات (کنوؤں) کی سات مشکوں کا پانی سر پر ڈلوایا۔ اس تدبیر سے کچھ سکون ہوا۔ طبیعت ہلکی معلوم ہوئی تو نور افروز مسجد ہوئے۔ فرمایا تم سے پہلے ایک قوم ہوئی ہے جو انبیاءؑ وصلحاؒ کی قبور کو سجدہ گاہ بناتے تھے۔ تم ایسا نہ کرنا۔

فرمایا: ان یہودیوں، ان نصرانیوں پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے جنہوں نے انبیاءؑ کی قبور کو سجدہ گاہ بنایا۔ [3]

فرمایا: میرے بعد میری قبر کو ایسا نہ بنا دیجیو کہ اس کی پرستش ہوا کرے۔ [4]

فرمایا: اس قوم پر اللہ کا سخت غضب ہے جس نے قبور انبیاء کو مساجد بنایا۔ دیکھو میں تمہیں اس سے منع کرتا رہا ہوں۔ دیکھو میں تبلیغ کر چکا۔ الٰہی تو اس کا گواہ رہنا۔ الٰہی تو اس کا گواہ رہنا نماز پڑھائی، نماز کے بعد منبر پر اجلاس فرمایا، منبر پر یہ حضور ﷺ کی آخری نشست تھی۔ [5]

پھر حمد وثناء کے بعد فرمایا:

''میں تم کو انصار کے حق میں وصیت کرتا ہوں۔ یہ لوگ میرے جسم کے پیرہن اور میرے زادِ راہ رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے واجبات کو پورا کر دیا ہے اور اب ان کے حقوق باقی رہ گئے ہیں۔ ان میں سے اچھا کام کرنے والوں کی قدر کرنا اور لغزش کرنے والوں سے درگزر کرنا۔ [6]

---

[1] بخاری عن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، کتاب المغازی، باب مرض النبی۔

[2] مغضب پتھر کا تغار یا تانبا کا ٹب

[3] صحیحین عن عروہ عن عائشہؓ۔

[4] مؤطا امام مالک عن عطاء بن یسار۔

[5] زرقانی جلد ۸ [6] زرقانی جلد ۸

فرمایا: ایک بندہ کے سامنے دنیا و مافیہا کو پیش کیا گیا ہے۔مگر اس نے آخرت ہی کو اختیار کیا۔ اس امر کو ابوبکر صدیقؓ ہی سمجھے۔انہوں نے کہا کہ ہمارے ماں باپ' ہماری جانیں' ہمارے زر و مال حضور پر نثار ہوں۔ ❶

چار یوم قبل از رحلت

پنجشنبہ کا ذکر ہے کہ شدتِ مرض بڑھ گئی اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ نے حاضرین سے فرمایا۔"لاؤ میں تمہیں لکھ دوں کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو۔" بعض نے کہا کہ نبی ﷺ پر شدت درد غالب ہے۔قرآن ہمارے پاس موجود ہے اور یہ ہم کو کافی ہے۔اس پر آپس میں اختلاف ہوا۔کوئی کہتا تھا، سامانِ کتابت لے آؤ کہ ایسا نوشتہ لکھا جائے کوئی کچھ اور کہتا تھا۔تو حضور ﷺ نے فرمایا: کہ سب اٹھ جاؤ اس کے بعد اسی روز (پنجشنبہ کو) نبی ﷺ نے تین وصیتیں فرمائیں۔ ❷

۱۔ یہود کو عرب سے نکال دیا جائے۔

۲۔ وفود کی عزت و مہمانی ہمیشہ اسی طرح کی جائے جیسا کہ معمولِ نبوی ﷺ تھا۔

۳۔ تیسری وصیت سلیمان الاحول کی روایت میں بیان نہیں ہوئی۔ ❸ مگر صحیح بخاری کی کتاب الوصایا میں عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے قرآن مجید کے متعلق وصیت فرمائی تھی۔ ❹

پنجشنبہ مغرب

اس روز مغرب تک کی سب نمازیں نبی ﷺ نے خود پڑھائی تھیں۔نماز مغرب میں سورہ والمرسلات کی تلاوت فرمائی ❺ اس سورت کی آخری آیت بھی قران پاک کی جلالتِ شان کو آشکارا کرتی ہے۔

﴿ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴾ [۷۷/المرسلات:۵۰]

"یعنی قران پاک کے بعد اور کس کلام پر ایمان لاؤ گے۔"

---

❶ صحیح بخاری، عن عائشہ صدیقہؓ و دارمی و مسلم عن ابی سعید خدری ؓ

❷ صحیح بخاری میں اصل حدیث یہ ہے۔عن عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبة عن ابن عباسؓ قال یوم حضر رسول اللہؐ و فی البیت رجال فقال النبیؐ هلموا اکتب لکم کتاب لا تضلوا بعده . فقال بعضهم ان رسول اللہؐ قد غلبه الوجع و عندکم القرآن. حسبنا کتاب اللہ فاختلف اهل البیت واختصموا فمنهم من یقول قربوا یکتب لکم کتابا لا تضلوا بعده و منهم من یقول غیر ذلک فلما اکثر و االلغو و الاختلاف قال رسول اللہؐ . قوموا فقط.

❸ صحیح بخاری۔سلیمان عن سعید بن جبیر عن ابن عباسؓ

❹ صحیح بخاری، عن ام الفضلؓ والدہ ابن عباسؓ، باب مرض النبی ﷺ

❺ صحیح بخاری، باب مرض النبی ﷺ

پنجشنبہ عشاء

نمازِ عشاء کے لئے حضور ﷺ نے مسجد میں جانے کا تین بار عزم فرمایا۔ ہر دفعہ جب وضو کے لئے بیٹھے، بے ہوشی طاری ہوتی رہی۔ آخر فرمایا: کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو نماز پڑھائے [1]

اس حکم سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حیاتِ نبوی ﷺ میں سترہ نمازوں کی امامت فرمائی۔

دو یا ایک یوم قبل از رحلت

شنبہ یا یک شنبہ کا ذکر ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت میں نمازِ ظہر قائم ہو چکی تھی کہ نبی ﷺ حضرت عباسؓ حضرت علی مرتضیٰؓ کے کندھوں پر سہارا دیئے ہوئے شرف افزائے جماعت ہوئے۔ صدیقؓ پیچھے ہٹنے لگے' تو نبی ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ پیچھے مت ہٹو۔ پھر صدیق رضی اللہ عنہ کے برابر بیٹھ کر نماز میں داخل ہو گئے۔ اب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تو آنحضرت ﷺ کی اقتدا کرتے تھے اور باقی سب لوگ صدیق کی تکبیرات پر نماز ادا کر رہے تھے۔ [2]

ایک یوم قبل از رحلت

یک شنبہ کے دن سب غلاموں کو آزاد فرما دیا ان کی تعداد بعض روایات میں چالیس بیان ہوئی ہے۔ گھر میں نقد سات دینار موجود تھے وہ غرباء کو تقسیم کر دیئے اس دن کی شام کو (آخری شب) صدیقہؓ نے چراغ کا تیل ایک پڑوسن سے رعایتاً منگوایا تھا۔ سلاحات مسلمانوں کو ہبہ [3] فرمائے۔ زرۂ نبوی ایک یہودی کے پاس ۳۰ صاع جو میں رہن [4] تھی۔

آخری دن

دوشنبہ کے دن نمازِ صبح کے وقت نبی ﷺ نے وہ پردہ اٹھایا' جو حجرۂ عائشہ صدیقہؓ اور مسجد طیبہ کے درمیان پڑا ہوا تھا۔ اس وقت نماز ہو رہی تھی۔ تھوڑی دیر تک نبی ﷺ اس نظارۂ پاک کو جو حضور ﷺ کی تعلیم کا نتیجہ تھا۔ (صحیح مسلم عن انس) ملاحظہ فرماتے رہے۔ اس نظارہ سے رخِ انور پر بشاشت اور ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ اس وقت وجہِ مبارک ورقِ قرآن معلوم ہوتا تھا۔ [5]

صحابہ رضی اللہ عنہم کا شوق اور اضطراب سے یہ حال ہو گیا تھا کہ رخِ پرنور ہی کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ صدیقؓ سمجھے کہ نبی ﷺ کا

---

[1] صحیحین عن عبید اللہ بن عبد اللہ صحیح بخاری کی روایت عن ابی موسیٰ میں ہے کہ اس حکم کو حضورؐ نے تین بار دہرایا۔

[2] بخاری و مسلم عن عبید اللہ بن عبد اللہ۔

[3] بخاری عن عمرو بن الحارث برادر ام المومنین جویریہؓ

[4] بخاری عن اسود عن عائشہ صدیقہؓ

[5] صحیحین عن انسؓ چہرۂ اقدس کو ورقِ قرآن سے تشبیہ روایت انسؓ میں ہے یہ ایک عجیب اور پاک تشبیہ ہے ورقِ قرآن پر طلائی کام ہوتا ہے۔ حضورؐ کے چہرہ تاباں پر زردیٔ مرض ہی ہوئی تھی۔ لہذا تابانی اور رنگ مرض میں طلاء سے اور تقدس میں قرآن پاک سے تشبیہ دی گئی ہے۔

ارادہ نماز میں آنے کا ہے۔ وہ پیچھے ہٹنے لگے' تو رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا کہ نماز پڑھاتے رہو۔ یہی اشارہ سب کی تسکین کا موجب ہوا۔ پھر حضور ﷺ نے پردہ چھوڑ دیا۔ یہ نماز ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی نے مکمل فرمائی۔ ❶

اس کے بعد حضور ﷺ پر کسی دوسری نماز کا وقت نہیں آیا۔

دن چڑھا تو پیاری بیٹی فاطمہ بتول علیہا السلام کو بلایا' کان میں کچھ بات کہی' وہ رو پڑیں پھر کچھ اور بات کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ بتولِ پاک سے روایت ہے کہ پہلی بات حضور ﷺ نے یہ فرمائی تھی کہ اب میں دنیا کو چھوڑ رہا ہوں۔ اور دوسری بات یہ فرمائی تھی کہ اہل بیت میں سے تم ہی میرے پاس سب سے پہلے پہنچو گی (یعنی انتقال ہوگا۔) ❷

اسی روز حضور ﷺ نے فاطمہ زہراءؓ کو ''سیدۃ نساء العالمین'' ہونے کی بشارت ارزانی فرمائی۔ ❸

......سیدۃ النساءؓ نے حضور ﷺ کی حالت دیکھ کر کہا۔ آہ! کتنا کرب ہے۔ فرمایا کہ تیرے باپ کو آج کے بعد کوئی کرب نہ ہوگا۔ ❹

......پھر حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو بلایا۔ دونوں کو چوما اور ان کے احترام کی وصیت فرمائی۔ ❺

......پھر ازواج مطہراتؓ کو بلایا اور ان کو نصیحتیں فرمائیں۔

......پھر علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بلایا انہوں نے سر مبارک اپنی گود میں رکھ لیا۔ ان کو بھی نصیحت فرمائی۔ اس وقت تف مبارک سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک پر پڑ رہا تھا۔ ❻

......اسی موقع پر فرمایا: **اَلصَّلٰوۃُ الصَّلٰوۃُ وَ مَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ.**

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی آخری وصیت یہی تھی۔ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ اسی ارشاد کو حضور ﷺ کئی بار دہراتے رہے۔

---

❶ بخاری و مسلم

❷ صحیح بخاری عن عروہؓ بن عائشہ کتاب المغازی باب مرض النبیؐ

❸ بخاری عن عائشہ صدیقہؓ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ آخری دن کا نہیں بلکہ آخری ہفتہ کا ہے۔

❹ بخاری عن انسؓ باب مرض النبی ﷺ

❺ مدارج النبوۃ

❻ زرقانی بحوالہ ابن سعد و فی سند الواقدی و حرام بن عثمان متروکان۔

حالتِ نزع رواں

اب نزع کی حالت طاری ہوئی۔اس وقت سرورِ کائنات ﷺ کو عائشہ صدیقہؓ سہارا دیئے ہوئے پس پشت بیٹھی تھیں۔پانی کا پیالہ حضور ﷺ کے سرہانے رکھا ہوا تھا۔نبی ﷺ پیالہ میں ہاتھ ڈالتے اور چہرۂ مبارک پر پھیر لیتے تھے۔چہرۂ مبارک کبھی سرخ ہوتا، کبھی زرد پڑ جاتا تھا۔زبان مبارک سے فرماتے تھے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٌ. ❶

اتنے میں عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق ؓ آ گئے۔ان کے ہاتھ میں تازہ مسواک تھی۔حضور ﷺ نے مسواک پر نظر ڈالی۔تو صدیقہؓ نے اپنے دانتوں سے مسواک کو نرم بنا دیا۔حضور ﷺ نے مسواک کی۔پھر ہاتھ کو بلند فرمایا اور زبان قدسی سے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى.

اسی وقت ہاتھ لٹک گیا۔پتلی اوپر کو اٹھ گئی۔ ❷

۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ ہجری یوم دوشنبہ ❸ وقتِ چاشت ❹ تھا کہ جسم اطہر سے روح انور نے پرواز کیا اس وقت عمر مبارک ۶۳ سال قمری پر ۴ دن تھی۔

﴿ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. ﴾ [۲/البقرۃ:۱۵۶] ﴿ اَفَاِنْ مِتَّ فَهُمُ الْخَالِدُوْنَ. ﴾ [۲۱/الانبیاء:۳۴]

سیدہ زہرا علیہا السلام نے اس حادثہ پر کہا:

يَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبَّاهُ يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جَنَّتِ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ. يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ.

''پیارے باپ ﷺ نے دعوتِ حق کو قبول فرمایا۔اور فردوس میں نزول فرمایا۔آہ! جبریل علیہ السلام کو خبر انتقال کون پہنچا سکتا ہے۔''

(پھر فرمایا) الٰہی! روح فاطمہ کو روح محمد ﷺ کے پاس پہنچا دے۔الٰہی! مجھے دیدار رسول اللہ ﷺ سے مسرور بنا دے۔الٰہی! مجھے اس مصیبت کے ثواب سے تو بے نصیب نہ رکھ اور بروزِ محشر شفاعتِ محمد ﷺ سے محروم نہ فرما۔

سیدہ عائشہؓ نے اس ہائلہ (ہولناک سانحہ) پر کہا۔

دریغ! وہ نبی ﷺ جس نے فقر کو غنا پر اور مسکینی کو تو انگری پر اختیار فرمایا:

حیف! وہ دین پرور ﷺ! جو امت عاصی کے فکر میں کبھی پوری رات آرام سے نہ سویا۔

جس نے! ہمیشہ بڑی استقامت و استقلال سے نفس کے ساتھ محاربہ کیا۔

جس نے! منہیات کو ذرہ بھر بھی نگاہ التفات سے نہ دیکھا۔

جس نے! بر و احسان کے دروازے ارباب فقر و احتیاج پر کبھی بھی بند نہ کئے۔

---

❶ صحیح بخاری عن ذکران۔یعنی اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔موت میں تلخی ہوا ہی کرتی ہے۔ ❷ صحیح بخاری۔کتاب المغازی، باب مرض النبی ﷺ، عن عائشہ۔ ❸ صحیح بخاری ❹ سحرۃ النہار، تاریخ ابوالفدا ۔بعض روایات میں ہے وہی وقت جب نبوت ملی تھی۔بعض میں ہے وہی وقت جب مدینہ (قبا) پہنچے تھے۔

جس کے ضمیر منیر کے دامن پر دشمنوں کی ایذا و اضرار کا ذرہ بھی غبار نہ بیٹھا۔
حیف! وہ جس کے موتی جیسے دانت پتھر سے توڑے گئے۔
جس کی نورانی پیشانی کو زخمی کیا گیا۔
آج............دنیا سے رخصت ہوا۔ [1]

............خبرِ وفات سے صحابہؓ سراسیمہ' حیران و دیوانہ و سرگرداں تھے۔ کوئی جنگل کو نکل بھاگا۔ کوئی ششدر ہو کر جہاں تھا، وہیں رہ گیا۔

......عمر فاروق ؓ کو یقین ہی نہ آتا تھا کہ اللہ کے رسول نے ارتحال فرمایا۔

......ابوبکر صدیق ؓ گھر میں گئے۔ جسم اطہر دیکھا۔ منہ سے منہ لگایا۔ پیشانی کو چوما۔ آنسو بہائے پھر زبان سے کہا:
''میرے پدر و مادر حضور ﷺ پر نثار۔ واللہ' اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں وارد نہ کرے گا۔ یہی ایک موت تھی' جو آپ پر لکھی ہوئی تھی۔'' [2]

پھر مسجد میں آئے' وفات پُر آیات کے اعلان کا خطبہ پڑھا۔ حمد و صلوۃ کے بعد کہا:

اَمَّا بَعْدُ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْمَاتَ وَ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُاللہَ فَاِنَّ اللہَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ قَالَ اللہُ ﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْخَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْقُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ ط وَ مَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَّضُرَّاللہَ شَیْئًا ط وَ سَیَجْزِی اللہُ الشَّاکِرِیْنَ o ﴾ [۳/ال عمران:۱۴۴]

''واضح ہو کہ جو کوئی شخص تم میں سے محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو وہ رحلت کر گئے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو بیشک اللہ تعالیٰ تو زندہ ہے۔ اسے موت نہیں' اللہ نے خود فرمایا ہے۔ محمد تو ایک رسول ہے ان سے پہلے بھی رسول ہو چکے' کیا اگر وہ فوت یا شہید ہو گیا تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔ ہاں جو کوئی ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا اور اللہ تعالیٰ تو شکر گزاروں کو اچھا بدلہ دینے والا ہے۔'' [3]

غسل و تکفین

نبی کریم ﷺ کو غسل دیتے ہوئے، علی المرتضیٰ ؓ یہ کہہ رہے تھے۔

بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ لَقَدْ اِنْقَطَعَ بِمَوْتِکَ مَالَمْ یَنْقَطِعْ بِمَوْتِ غَیْرِکَ مِنَ النُّبُوَّةِ وَالْاَنْبَآءِ وَاَخْبَارِ السَّمَآءِ خَصَصْتَ حَتّٰی صِرْتَ مُسَلِّیًا عَمَّنْ سِوَاکَ وَ عَمَمْتَ حَتّٰی صَارَ النَّاسُ فِیْکَ سَوَآءً

[1] مدارج النبوۃ، شاہ عبدالحق حقی دھلوی۔
[2] صحیح بخاری عن عبداللہ بن عباسؓ باب مرض النبی ﷺ۔
[3] صحیح بخاری عن ابی سلمۃ عن عائشہؓ۔

وَلَوْلَا اِنَّکَ اَمَرْتَ بِالصَّبْرِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْجَزْعِ لَاَنْفَذْنَا عَلَيْکَ مَاء الشيون ولكان الداء مما طلا والكبدمخالفاً. وقلالک ولكنه مانملک رَدَّهُ ولا نستطيع دفعه بابى انت و امّى اذكرنا عند ربّک واجعلنا من بالک. [1]

''میرے مادر و پدر آپ پر قربان۔ آپ کی موت سے وہ چیز جاتی رہی جو کسی دوسرے کی موت سے نہ گئی تھی یعنی نبوت اور غیب کی خبروں اور وحی آسمانی کا انقطاع ہوگیا۔ آپ کی موت خاص صدمہ عظیم ہے کہ اب سب مصیبتوں سے دل سرد ہوگیا اور ایسا عام حادثہ ہے کہ سب لوگ اس میں یکساں ہیں۔ اگر آپ نے صبر کا حکم نہ دیا ہوتا اور آہ و زاری سے منع نہ فرمایا ہوتا تو ہم آنسوؤں کو آپ پر بہا دیتے۔ پھر بھی یہ درد لا علاج اور یہ زخم لازوال ہی ہوتا اور ہماری یہ حالت بھی اس مصیبت کے مقابلہ میں کم ہوتی اس مصیبت کا تو علاج ہی نہیں اور یہ غم تو جانے والا ہی نہیں۔ میرے والدین حضور ﷺ پر نثار پروردگار کے ہاں ہمارا ذکر فرمانا اور ہم کو اپنے دل سے بھول نہ جانا۔''

نبی ﷺ کو تین کپڑوں میں کفنایا گیا۔ [2]

نماز جنازہ

نعش مبارک، اسی جگہ رکھی گئی، جہاں انتقال ہوا تھا۔ نماز جنازہ پہلے کنبہ والوں نے، پھر مہاجرین نے پھر انصار کے مردوں نے اور عورتوں نے، پھر بچوں نے ادا کی۔ اس نماز میں امام کوئی نہ تھا۔ حجرۂ مبارک تنگ تھا۔ اس لئے دس دس شخص اندر جاتے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہوکر باہر آتے، تب اور دس اندر جاتے۔ یہ سلسلہ لگاتار شب و روز جاری رہا۔ اس لئے تدفین مبارک شب [3] چہارشنبہ کو یعنی رحلت سے قریباً ۳۲ گھنٹے بعد عمل میں آئی۔ [4] اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن. نبی اکرم ﷺ کے جنازہ پر یہ دعا پڑھی جاتی تھی:

ان الله و ملائكته يصلون على النبى يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه و سلّموا تَسْلِيمًا. اللّٰهم ربنا لبيک و سعديک صلوٰة الله البر الرحيم والملائكة المقربين والنّبيّين والصديقين والصالحين وما سَبَّح لک من شئ يا رب العالمين على محمد بن عبدالله خاتم النبيّن و سيد المرسلين و امام المتقين و رسول رب العالمين الشاهد المبشر الداعى باذنک السراج المنير و بارک عليه وسلم. [5]

---

[1] نہج البلاغۃ ص ۲۰۵ چاپ دار السلطنت تبریز ۱۲۶۷ھ۔ [2] شرح مسلم للنووی وکتاب الام للامام شافعی رحمۃ اللہ علیہ۔

[3] ترمذی کی روایت سے ظاہر ہے کہ نماز جنازہ کی ادائیگی کی یہ تجویز ابوبکر صدیق ﷛ نے بتائی تھی۔ اور حضرت علی مرتضیٰ ﷛ نے اس سے اتفاق فرمایا تھا۔ [4] الکافی الشیخ یعقوب' ملا باقر حیات القلوب جلد دوم باب ۶۴ میں تحریر فرماتے ہیں۔ شیخ طبرسی از امام محمد باقر روایت کردہ است کہ دہ دہ نفر داخل می شدند۔ وچنیں برآں حضرت نماز مے کردند۔ بے امامے در روز دوشنبہ وشب سہ شنبہ تا صبح و روز سہ شنبہ تا شام۔ تا آنکہ خرد و بزرگ و مرد و زن از اہلِ مدینہ و اہل اطراف مدینہ ہمہ برآں جناب چنیں نماز کردند۔ (ص ۲۶۴ چاپ لکھنؤ) ''اسلامی تاریخ'' بعد از غروب شروع ہوتی ہے۔ میں نے اس لئے منگل اور بدھ کی درمیانی شب کو شب چہار شنبہ لکھا ہے اور ملا باقر صاحب نے اسی کو تا شام سہ شنبہ تحریر فرمایا ہے۔ صحت تعین وقت کے لئے گھنٹوں کا شمار کیا گیا۔ (الکافی جلد دوم) [5] زرقانی جلد ۸ ص ۲۹۳ مطبوعہ ازہریہ مصریہ ۱۳۲۸ھ۔